تعارف اسلام

اسلام کیا ہے؟

دین اسلام:-

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں جو صرف فرد واحد کی نجی اور انفرادی زندگی تک رہنمائی کرتا ہو یا محض چند عبادات، اذکار یا رسومات پر مشتمل ہو بلکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو سے مطلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر اور صورت گری کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، مادی ہو یا روحانی، معاشی ہو یا سیاسی، ملکی ہو یا بین الاقوامی ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے۔ پس یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اسلام ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ!

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام ہی زندگی کو سنوارنے کے لیے ایک مکمل نظام پیش کرتا ہے۔

لغوی معنی:

اسلام ایک عربی زبان کا لفظ ہے جو سب سے پہلے قرآن میں استعمال ہوا ہے اور اس کا پرانا نام دین حنیف تھا۔ اسلام کے لغوی معنی امن وسلامتی کے ہیں۔ اس کے دوسرے لغوی معنی اطاعت کرنے اور خود کو سپرد کرنے کے ہیں۔

اسلام وہ دین ہے جس کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور اس کی حاکمیت اور قانون کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ جو بلا شبہ انسان کو امن و سلامتی اور ایک مکمل نظام زندگی کی تعلیمات سے مالا مال کرنے کے لیے باعث ہے۔ جو انسان اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع کر دے

اور اس کے بتائے ہوئے ضوابط و قوانین کی پاسداری کرے وہی اطمینان قلب اور عزت و ترقی کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کے برعکس وہ جو اللہ کے حکم کی اطاعت نہیں کرتے وہ خسارے اور اخروی زندگی میں دونوں میں ذلت و خواری اٹھاتے ہیں بس ایک سچے مسلمان کے لیے اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنے میں ہی کامیابی ہے۔

سورہ [redacted] محمد میں ارشاد ہے کہ!

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو"

اسی طرح:

سورہ النساء میں ارشاد ہے کہ!

"اور جس نے خدا کے ساتھ شریک بنایا وہ رستے سے دور جا پڑا"

اصطلاحی معنی:

اسلام کی اصطلاحی معنی درج ذیل ہے

اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ کا ہر حکم ہمیں امن و سلامتی کی طرف لے کر جاتا ہے

ایک تو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہمارے نظام زندگی کے بارے میں مدد فراہم کرتے ہیں اور ذہنی سکون کا حصول بھی صرف اللہ کے احکمات کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔

مثال کے طور پر ہم اللہ کے احکمات کو مدنظر رکھتے ہوئے زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں، صدقہ اور خیرات دیتے ہیں۔ کسی اور کو نقصان یا دکھ پہنچانے سے گریز کرتے ہیں تو معاشرے میں استحکام آتا ہے اور اسی کے ساتھ انسان کو ایک ذہنی سکون بھی میسر آتا ہے۔

اپنی خواہشات کو پس پشت ڈال کر اللہ کے حکم کے تابع ہونا ہی اسلام ہے۔

ایک بندے کی بندگی کا حق یہی ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک کے فیصلوں کو دل و جان سے تسلیم کرے ایک انسان کے مخلوق اور [redacted] مملوک ہونے کے [redacted]

بحث یہی سعادت مندی ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرنے اور مذہب کو اختیار کرنے میں ذاتی پسند یا ناپسند کا لحاظ کیے بغیر اپنے خالق و مالک کی منشا کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ یقیناً اسلام ہی وہ رستہ ہے جو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے اور جو شخص اللہ کے احکامات اور اس کے دین سے انکار کرے گا وہ خسارے میں ہوگا۔

سورۃ آلِ عمران میں ارشاد ہے کہ!

"اور جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو چاہے گا وہ اس سے ہرگز مقبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں تباہ کار لوگوں میں سے ہوگا۔"

لہٰذا اس واضح حقیقت کو ماننا، تسلیم کرنا اور مذہب اسلام کو اختیار کرنا نجاتِ اخروی کا حقیقی اور اصل راستہ ہے۔ اسلام ہی ایک کامل دین ہے اور انسان کی فلاح اسی سے وابستہ ہے۔

سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ!

"آج تمہارے لیے تمہارا دین کامل بنا دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کیا۔"

شرعی معنی:

اسلام کے شرعی معنی ہیں کہ "اپنی رضامندی سے اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا۔"

شرعی اعتبار سے اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے بلکہ انسان اپنی رضامندی سے بغیر کسی دباؤ کے جب اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہو جائے تو یہی اسلام ہے۔

جیسا کہ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۶ میں ارشاد ہے کہ

"لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ"

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔

ایمان کا تعلق دل سے ہے اور اس پر جبر کرنا ناممکن ہے۔ اسی لیے اسلام میں کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کوئی

انسان اگر رضا و رغبت سے اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو
اس کے لیے جبر و اکراہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی حقانیت
واضح اور روشن ہے جو کسی پر زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں۔
جب جسے اللہ ہدایت دے گا جس کا سینہ کھلا اور دل روشن ہوگا
وہ خود ہی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے گا۔
حضرت عمرؓ کا غلام اسق جو کہ نصرانی تھا۔ آپ جب بھی
اس کو اسلام کی دعوت دیتے تو وہ انکار کر دیتا تھا، تو آپ
کہہ دیتے کہ خبر تیری مرضی اسلام جبر سے روکتا ہے۔
پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کسی بھی طور زبردستی
کا قائل نہیں ہے کہ کسی بھی شخص کو جبراً نہ اسلام میں
داخل کیا گیا ہے نہ کئے جانے کی اجازت ہے۔ ہر انسان
اپنی مرضی سے اپنے دین پر عمل پیرا ہے اور بے شک اسلام ہی
ایک مکمل رہنمائی فراہم کرنے والا دین ہے اور تمام مذاہب
سے منفرد ہے۔

سورۃ کافرون آیت نمبر ۶ میں اللہ فرماتا ہے کہ!
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝
ترجمہ: تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور ہمارے لیے ہمارا۔
اس لیے اگر ایک انسان اپنے دین پر راضی ہو اور اسے چھوڑنے
کے لیے تیار نہ ہو تو اسے اپنے دین پر ہی راضی رہنے دیا جائے
اور اسی طرح ایک مسلمان کے سچے مومن ہونے کی یہی علامت
ہے کہ وہ اپنے دین پر دل و جان سے راضی رہے اور اس پر
عمل پیرا ہو کیونکہ یہی ایک مکمل اور بہترین نظام زندگی
کا ذریعہ ہے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم):

حدیث جبرائیلؑ کے مطابق " اللہ اور اس کے
رسول کی گواہی دینا، اور ارکانِ اسلام پر عمل کرنا " اسلام کہلاتا ہے۔
مندرجہ بالا حدیث میں اسلام میں داخل ہونے کے لیے دو چیزوں
کو لازم قرار دیا ہے

۱۔ **اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی گواہی دینا:**
آج بھی مسلمان ہونے کیلئے کلمہ شہادت پڑھنا لازم ہے
جس میں انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آخری نبی ہونے

کا اقرار کرتا ہے۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

اسلام کی اصل بنیاد شہادت ہے۔ جب ایک غیر مسلم کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

ایک جنگ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی کفار لشکر میں ایک شخص سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ وہ شخص حضرت اسامہؓ کی تلوار کی زد میں تھا کہ اس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ حضرت اسامہ نے سمجھا کہ ایک جان بچانے کا حیلہ کر رہا ہے اور اس پر تلوار چلا دی۔ بعد میں اسامہؓ جب رسولؐ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی اور اظہار فرمایا کہ اے اسامہ! اس وقت تم کیا کرو گے جب قیامت کے دن یہ کلمہ شہادت تمہارے خلاف گواہی دینے کے لیے آئے گا کہ جس پر ہوتے ہوئے تلوار چل گئی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمہ شہادت یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا ہی بنیادی ضرورت ہے۔

2. ارکان اسلام کی پابندی کرنا:

اسی حدیث کے دوسرے حصے میں ارکان اسلام کی پابندی کو اہم جز قرار دیا گیا ہے۔ وہ شخص جو کلمہ شہادت پڑھے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

اسلام کی بنیاد پر اسلامی تمدن اور تہذیب کا پورا ڈھانچہ کھڑا ہوتا ہے۔ اقامت صلوٰۃ، ایتائے زکوٰۃ، صوم رمضان اور حج بیت اللہ، اسلامی تہذیب و تمدن کی علامات ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں بھی کئی مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کا حکم آیا ہے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

(سورۃ بقرہ آیت 43) ۴۳

اسی طرح سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۶ میں جہاد کی تلقین کی گئی ہے

ترجمہ: تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں"

(سورۃ البقرہ)

حدیث میں ارشاد ہے کہ!

" ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق قائم کرنے والی چیز نماز ہے"

مندرجہ بالا احادیث آیات اور احادیث سے ارکان اسلام کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کے ارکان کی پابندی ایک فرد کے مسلمان ہونے کی اساس ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ:

"اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو صرف اور صرف پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعے ہم تک پہنچا ہو۔"

ویسے تو بہت سے مذاہب ایسے ہیں جو ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہیں بلکہ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی مانا جائے۔

آئین پاکستان کے مطابق بھی جو شخص حضرت محمدؐ کو نہیں مانتا وہ کبھی بھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

سورۃ عمران آیت نمبر ۸۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ!

"اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا"

جب نبیوں سے عہد لیا گیا ہے تو تمام لوگوں کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ حضورؐ پر ایمان لائیں اگر نبی کریمؐ کی بعثت کسی بھی نبی کے زمانے ہوتی تو ان پر بھی یہ لازم تھا کہ آپ پر ایمان لایا جائے اور ان ہی کے بتائے ہوئے دین کی پیروی کی جاتی۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اسلام اور توحید کا وہ پیغام جو رسول اللہؐ نے ہم تک پہنچایا ہے وہی اسی کو اسلام سمجھا جائے

اور بلا شبہ یہی اصل اسلام اور دین ہے۔ بے شک ایمان ایک اللہ پر ہو لیکن نبی پر نہ ہو تو ایسا کوئی عقیدہ بھی اسلام کہلانے جانے کے لائق نہیں ہے۔

امام غزالی:

امام غزالی کے مطابق " اسلام دو چیزوں پر مشتمل ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد، اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے "

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے، اور اس عبادت اور شکر گزاری میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ جانی، مالی، زبانی، قلبی، ظاہری، باطنی ہر طرح کی عبادت اسی پاک پروردگار کے لیے خاص ہو۔ کلمہ شہادت میں اس بات کا اقرار کیا جاتا ہے لیکن اسلام میں نہ صرف حقوق اللہ بلکہ حقوق العباد کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے اور چونکہ اسلام کا مطلب ہی امن و سلامتی ہے تو کسی معاشرے میں سلامتی اور امن اس وقت تک ناممکن ہے جب تک دوسروں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں دوسروں کو سہولت و راحت نہ پہنچائی جائے۔ اسی لیے اسلام میں والدین کے ساتھ احسان، رشتہ داروں سے حسن سلوک، یتیموں اور محتاجوں تک حسن سلوک، ہمسائیوں، غلاموں اور مسافروں سب کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ ایک خوشگوار اور پرامن معاشرہ وجود میں آ سکے۔

سورۃ النساء میں ارشاد ہے کہ!

ترجمہ: ~~اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔~~

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام صرف حقوق اللہ کے پورا کرنے کا نام نہیں بلکہ حقوق العباد کو ادا کرنے کا بھی نام ہے۔

اسلام ایک عالمگیر دین ہے:

اسلام زندگی کے ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتا ہے نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اسلام کے اصول اور تعلیمات ہمارا ساتھ مستقل راہ ہیں۔ یہ ہر عمر ہر دور کے انسان کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ اسلام وقت کی قید سے آزاد ہے۔ اسلام

اسلام کسی مخصوص وقت کے لیے نازل نہیں ہوا بلکہ یہ قیامت تک قائم رہے گا۔

اسلام سے پہلے اور آج بھی بہت سے مذاہب ایک لسانی گروہ کے لیے مخصوص تھے ایران کی اپنی جغرافیائی حدود تھی۔

اسلام کے آنے سے پہلے عرب میں ہر قبیلے کا اپنا الگ الگ مذہب تھا اور ہر قبیلے کے لوگ الگ الگ بتوں کو پوجتے تھے کوئی آگ کو پوجتا تھا تو کوئی مورتیوں کو۔ اسی طرح یہودیوں اور عیسائیوں کے بھی قبیلے تھے اور وہ بھی مذہب کے بگاڑ کا شکار تھے اللہ کی عبادت کو چھوڑ کر ہر انسان زمین کی چیزوں کو پوجنے میں لگا ہوا تھا۔

مذہب اسلام کی شروعات عرب سے ہوئی لیکن دنیا کے کونے کونے میں اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کی گواہی دے تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس عالمگیریت کی مثال ہمیں حج کے موقع پر واضح دکھائی دیتی ہے جہاں ہر نسل رنگ گروہ اور جغرافیائی حدود کے لوگ اللہ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

اسلام میں تمام انسان برابر ہیں چاہے وہ گورا ہو یا کالا، کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو یا کسی بھی نسل کا ہو۔

قرآن میں ارشاد ہے کہ!

کسی عربی کو کسی عجمی اور کسی عجمی کو کسی عربی پر فوقیت حاصل نہیں ماسوائے تقویٰ کے۔

اسلام پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ:-

اسلام کی تعلیمات صرف کسی مسلمانوں کے لیے مخصوص نہیں ہیں بلکہ یہ پوری انسانیت کی بہتری اور ہدایت کا سرچشمہ ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن میں کئی جگہ یاایھا الناس یعنی اے لوگو! کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات تمام تر انسانوں کے لیے یکساں مفید ہیں اور ایک بہتر نظام زندگی کی بنیاد ہیں۔

ایک بہترین معاشرہ کیا ہوتا اور کیسے وجود میں لایا جا سکتا ہے اسلام کے بتائے گئے اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے زمین سے فساد ختم کرنا، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا، سیاسی اور معاشی انتظامات کو بہتر کرنا صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے ہیں

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد ہے کہ!

ترجمہ: "ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے"

اس آیت میں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کسی خاص گروہ یا مذہب کو ماننے والے کی طرف اشارہ نہیں ہے یا صرف مسلمانوں کے لیے ہی یہ تعلیمات نہیں ہیں بلکہ پوری عالم انسانیت کے لیے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام تفصیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے جو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمدؐ ایمان لانے، ارکان اسلام کو ماننے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورے کرنے کا نام ہے صرف یہی نہیں بلکہ اسلام ہر دور اور ہر گروہ اور تمام جغرافیائی حدود میں موجود ہر انسان کے لیے ہے، یہ ایک عالمگیر دین ہے جو سراپا ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے اور ایک بہترین نظام زندگی اور پرامن معاشرے کو قائم کرنے کا ضامن ہے۔

x———————————x